اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

جلد ۶ — نمبر ۱

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ دسمبر ۱۹۳۱ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۵ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مصباح کی چھٹی جلد — ایڈیٹر ... صفحہ ۳
رسول مقبول کی پاکیزہ جوانی — محترمہ امۃ اللہ بیگم ۴
میں اور بدر کامل — محترمہ فضل النساء بیگم جوہی ۷-۱۰
عورتوں میں تعلیم — محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ ۱۰-۱۱
اتفاق — بنت شیخ محمد حسین صاحب سب جج ۱۱-۱۲
تلاوت قرآن شریف — محترمہ امۃ اللہ مبارکہ صاحبہ ۱۲-۱۵
پڑوسی کے حقوق والدین کے حقوق اللہ کی راہ میں خرچ — خواتین فیض اللہ چک ۱۵-۱۶
دیوالی — محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ ۱۶-۱۷
جستجو — محترمہ الف بی نسیم صاحبہ ۱۸

Digitized by Khilafat Library

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت ۱۹۳۱ء

۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء

پہلا دن

۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک :- تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰½ ” ” ۱۱½ ” ” :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلعم کی شان کو دنیا میں کس رنگ میں پیش کیا

(جناب حکیم خلیل احمد صاحب)

۱۱½ بجے سے ۱۲½ بجے تک :- خواتین اسلام کے کارنامے۔

(جناب شیخ یعقوب علیصاحب عرفانی)

۲½ بجے سے ۱½ بجے تک : اسلام میں عورت کی حیثیت اور اسکے متعلق غیر مسلموں کے اعتراضات کے جوابات

(جناب ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خانصاحب)

۲½ بجے سے ۳½ بجے تک :- رسوم جاہلیت

(جناب میمونہ صوفیہ صاحبہ)

۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء

دوسرا دن

۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک :- تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰½ ” ” ” ” حالات حاضرہ پر تبصرہ

(جناب استانی سکینۃ النساء صاحبہ)

۱ بجے سے ۱ بجے تک : تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

۱ بجے سے ۲ بجے تک :- عقائد احمدیہ کے خلاف بعض ضروری اعتراضات کے جوابات۔

(جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

۲ بجے سے ۲½ بجے تک : تبلیغ احمدیت میں احمدی خواتین کا فرض

(جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ انگلستان و امریکہ)

Digitized by Khilafat Library

۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء

تیسرا دن

۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک :- تلاوت قرآن کریم و نظم۔

۱۰½ بجے سے ۱۱ بجے تک :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی انی مہین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک کس حیرت انگیز طریقہ سے پوری ہو رہی ہے

(جناب میرزا قاسم علی صاحب ایڈیٹر ”فاروق“)

۱۱½ بجے سے ۱۲ بجے تک : اقتصاد منزل میں عورت مرد کو کیا اور کسطرح مدد دے سکتی ہے۔

(جناب مبارکہ محمودہ صاحبہ)

۱۲ بجے سے ۱ بجے تک :- ایمان اور اعمال صالحہ۔

(جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے)

رپورٹ لجنہ اماء اللہ قادیان (سیدہ ام طاہر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۱ء

مصباح کی چھٹی جلد

آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل ہے ۔ کہ جس "مصباح" کو نہایت بے سرو سامانی کی حالت میں جبکہ اسکے لئے کوئی سرمایہ نہ تھا ۔ محض توکل علے اللہ جاری کیا گیا تھا آج اسکی چھٹی جلد شروع ہوتی ہے ۔ دوران سال میں مذہبی تمدنی اخلاقی معاشرتی اخباری ہر قسم کے مضامین شایع کئے گئے ۔ اور گو اصلاح کی ہر وقت گنجائش ہے ۔ لیکن تاہم تمام سال کے پرچوں پر مجموعی نظر ڈالنے سے علم ہو سکتا ہے کہ ایک نہایت مفید علمی ذخیرہ جمع کیا گیا ہے ۔ اور اکثر مضامین اس قابل ہیں ۔ کہ خواتین ان سے فائدہ اٹھائیں ۔

مصباح نے بلحاظ خریداری کوئی ترقی نہیں کی اسلئے مجھے مصباحی بہنوں سے بجا طور پر شکوہ ہو سکتا ہے بلکہ مزید برآں یہ کہ جو خریدار ہیں انہیں سے بھی ایک تعداد ایسی نہیں جنہوں نے تا حال باوجود تمام سال پرچہ وصول کرنیکے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا بجائیکہ ہمنے پرچہ وقت پر چھاپا اور ناظرات تک پہنچایا ایک فہرست اس مصباح کیساتھ شامل کردی گئی ہے ان مصباحی بہنوں نے اگر جلسہ سالانہ پر چندہ دفتر میں جمع نہ کرایا تو جلسہ کے بعد سب سے پہلا کام دفتر کا یہ ہوگا ۔ کہ ان بقایا داران کے نام "وی پی" کردیں "وی پی" کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دو رنا مدینے پڑینگے ۔ اسلئے بہتر ہے کہ جلسہ پر ہی یہ رقم قادیان پہنچا دی جائے ۔

جلسہ سالانہ میں شمولیت

دوسری بات جو میں خواتین جماعت احمدیہ کی خدمت میں پہنچانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ خدا کے فضل سے وہ مبارک ایام پھر آگئے جب ہم سب وابستگان دامن احمدیت اپنے مرکز دارالامان میں جمع ہو کر نہ فقط اپنے نفوس کے تزکیہ کا سامان بہم پہنچاتے ہیں بلکہ اپنی ہر قسم کی ترقی و بہبودی کے متعلق اپنے امام ہمام سے ہدایات حاصل کرتے ہیں یہ موقعہ غنیمت ہے اسلئے جسطرح بھی ہو سکے دارالامان میں پہنچ جانا چاہئے ۔

ع "شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را"

خواتین کا جلسہ الگ منعقد ہوتا ہے ۔ اسمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر بھی ہوتی ہے اور دیگر بزرگان ملت بھی ضروری مسائل پر تقریریں فرمائینگے اسکے علاوہ بہنوں کو اپنی دوسری بہنوں سے ملاقات کا موقعہ ملیگا ۔ اور آپسمیں میل ملاپ بڑھانے سے رشتہ زیادہ پختہ ہوگا جو احمدیت نے باہمی قائم کیا ہے اپنے بچوں کو بھی ضرور ساتھ لانا چاہئے ۔ کیونکہ انکی تربیت کا یہی زمانہ ہے انکے دلوں میں ابھی یہ نقش کر دینا چاہئے کہ ہمارا ملجا و ماوا خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہی وہ چشمہ ہے جس سے تمام امتیں سیراب ہو کر شاد کام ہونگی یہاں آکر اپنا کوئی وقت ضائع نہیں ہونے دینا چاہئے بلکہ یہی کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ وقت دینی نصائح و تقاریر سننے میں لگا سکیں باقی خوراک پوشاک کی باتیں انکے لئے تو اپنے اپنے گھر میں بھی کافی موقعہ ہے اور تمام سال باقی پڑا ہے یہ تین چار روز تو محض لعداپنی روحانی و جسمانی

Digitized by Khilafat Library

[illegible] لیکن یہ بھی نقصان دہ چیز ہے کہ بعض مستورات جلسہ سالانہ میں ہی آ جاویں اگر یہ نہ ہوں تو پھر ثواب کس چیز کا ہوگا ۔

نوٹ کرلیں کہ جلسہ کی تاریخیں ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ دسمبر ہیں ۔ ہفتہ ۔ اتوار ۔ سوموار ۔ ۲۵ دسمبر کو یہ بھی یاد رکھیں ۔ کہ جمعہ ہے ۔ یکم جنوری کا مصباح شائع نہیں ہوگا ۔ ۱۵ جنوری کو شائع ہوگا ۔

رسولِ مقبولؐ کی پاکیزہ جوانی

"کہتے ہیں کہ جوانی دیوانی۔ آدمی جوانی میں دیوانہ ہوتا ہے" اس کو سوائے آرام کے اَور کسی بات کا خیال نہیں آتا۔ اَور جو دن عیش و آرام میں نہیں گذرتا وہ اسے ضائع تصور کرتا ہے۔ یہ جوانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی وروحی پر بھی آئی بلکہ باقی بہت سے لوگوں سے زیادہ آئی۔ کیونکہ والد کا سایہ ولادت سے پہلے ہی اٹھ چکا تھا۔ والدہ کا اَور آپ کے دادا کا سایہ بچپن میں اُٹھ گیا۔ آپؐ اپنے چچا کی کفالت میں پرورش پاتے رہے۔ لیکن کہاں باپ کا سایہ اَور کہاں چچا کا۔ لیکن آپؐ کے دل میں اللہ تعالےٰ نے شرافت اَور نیکی کی روح پھونکی ہوئی تھی۔ اَور یہی وجہ ہے۔ کہ آپؐ نے باوجود ہر قسم کی سہولت کے اپنے وقت کو کبھی بھی اپنے ہم عمروں کے ساتھ بیٹھکر لغویات میں صرف نہیں کیا۔ اسبات کی شہادتیں کئی ہیں۔ اَور بعض تو آپؐ کے سخت معاندین کے منہ سے نکلی ہوئی ہیں۔ لیکن سب سے پہلے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شہادت پیش کرتی ہوں۔ کیونکہ بیوی سے بڑھکر اَور کوئی محرم راز نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسوقت آپؐ جوان تھے اسوقت حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ آپ دو خاوند کر چکی تھیں۔ لیکن خدا کی مرضی سے دونوں ہی آپ کو داغ مفارقت دے گئے تھے۔

خاندان کے لحاظ سے آپ معزز خاندان سے تھیں اَور مال کے لحاظ سے بھی آپ اچھی مالدار عورت تھیں۔ وہ اپنا مال لغویات میں خرچ نہیں کرتی تھیں۔ ان کے غلام انکا مال دوسرے ممالک میں لیجاتے اَور ہزاروں روپیہ کما کر لاتے آپ نیکی اَور تقوےٰ میں اتنی مشہور تھیں۔ کہ لوگ آپ کو طاہرہ کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ ہمیشہ اپنی تجارت کے لئے نیک آدمی تلاش کرتی تھیں۔ اَور تجربہ کار نیکیوں کے ذریعہ تجارت کرواتیں تھیں۔ ایکدفعہ تجارت کا قافلہ شام کو روانہ ہونیوالا تھا۔ آنحضرت صلعم فداہ نفسی کے چچا نے آپؐ سے کہا کہ خدیجہ بڑی مالدار ہے۔ اور لوگوں کو نفع کا حصہ مقرر کرکے تجارت کے لئے بھیجتی ہے۔ تم اگر اس سے جاکر کہو تو وہ شاید کچھ مال تجارت کے لئے تمہیں بھی دیدے۔ لیکن آپؐ کو سوال سے سخت نفرت تھی۔ اس لئے آپؐ خاموش ہو رہے اس گفتگو کی خبر کسی طرح خدیجہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی۔ انہوں نے آپؐ کو بلوا بھیجا۔ اَور کہا مجھے آپؐ کی دیانتداری پر پورا بھروسہ ہے۔ اگر آپ جائیں تو میں جو حصہ نفع کا دوسروں کو دیتی ہوں۔ اس سے دگنا آپؐ کو دوں گی۔ رسول اللہؐ نے اسبات کو منظور کرلیا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کو اپنا تمام مال دیدیا۔ کیونکہ ان کو آپؐ کی دیانتداری پر پورا بھروسہ تھا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آپؐ کو اپنے کام کے لئے ایسے وقت میں چننا۔ جبکہ آپؐ نے پہلے کبھی تجارت نہ کی ہوئی تھی۔ اَور بڑے بڑے ماہر تاجروں کی موجودگی میں چننا۔ اَور پھر دوسرے تاجروں سے دگنا نفع دینا مقرر کرکے بھیجنا۔ اس بات کی بیّن دلیل ہے۔ کہ آپؐ کی پارسائی کی شہرت نہ صرف مردوں میں بلکہ گھروں میں بیٹھنے والی عورتوں میں بھی پھیل

میں اور بدر کامل

آج آفتاب کا چہرہ ابھی غروب بھی نہ ہونے پایا تھا۔ کہ ماہتاب اپنی پوری چمک دمک کے ساتھ افق شرق پر نمودار ہو کر ضیا بار عالم ہوا۔ اور سارے جہان پر اس فیاضی کے ساتھ نور کی بارش برسانے لگا۔ کہ ہر تاریک ذرہ اس کے فیض اثر سے چمکدار نظر آنے لگا۔ اس چاندنی کی چمک نے ہر خورد و کلاں کے دلمیں تازگی کے جذبات پیدا کر دئے۔ میرے بچے میرے پاس آکر مصر ہوئے۔ کہ اگر آپ اجازت دیں۔ تو ہم چاندنی رات کا نظارہ دیکھنے کے لئے نوکر کے ہمراہ جنگل میں جائیں۔ میں ان کو اجازت دیکر خود بالا خانہ کی چھت پر جا کر ٹہلنے لگی۔ تا اس نیچر کی خوبصورتی سے بہرہ اندوز ہو سکوں اوپر جا کر میں نے دیکھا۔ کہ ایک نہایت خوبصورت نظارہ میرے پیش نظر تھا۔ وسیع زمین اور فراخ آسمان بقعۂ نور بنے ہوئے تھے۔ مکانوں کی در و دیوار سقف و بام جس چیز نے بھی رخ چاند کے سامنے کیا تھا۔ چاند نے اپنی ضیا باری سے اسکو محروم نہیں رکھا تھا۔ وہی درخت جو کہ اندھیری رات میں ڈراؤنی صورتیں بنا کر دہشت کا منظر پیش کیا کرتے تھے۔ آج بالکل نور سے معمور نظر آتے تھے۔ اور چاند کی اس فیاضی کا شکریہ وجدانی کیفیت سے جھوم جھوم کر ادا کر رہے تھے۔ اور بچوں کے کھیل ہنگامے اور چیخ و پکار سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

میں اس نظارہ میں محو خیالات کے بحر ناپیدا کنار میں غوطہ زن تھی۔ کہ دور سے جرس کی منظم و سریلی آوازوں نے میری محویت کو توڑ کر مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ میں نے دیکھا کہ شہر کیطرف سے اونٹوں کی ایک لمبی قطار باربرداری سے لدی ہوئی آرہی ہے۔ کم از کم کوئی بیس ۲۰ پچیس ۲۵ اونٹ ہوں گے۔ لمبی لمبی گردنوں اور لمبی لمبی ٹانگوں والے۔ اتنے بڑے جسیم اور طاقتور جانور۔ ایک پتلی سی رسی ناک میں ڈالنے سے اس طرح قابو کئے گئے تھے۔ کہ گویا بے دست و پا ہیں۔ صرف ایک آدمی شروع والے اونٹ کے اوپر چلکڑے کی مانند بیٹھا تھا۔ جو کہ ان سب کا نگران تھا۔ اور اس کے اشارہ اور آواز پر یہ سب اونٹ جا رہے تھے۔

واہ رے حضرت انسان! بظاہر تو ایک اونٹ کے نصف وزن کے برابر بھی نظر نہیں آتا۔ پھر تجھ میں یہ کیا خوبی ہے۔ کہ اتنی بڑی طاقتور جسیم اور جاندار ہستیوں کو ایک رسی کے وسیلہ سے تو یوں کھینچے جاتا ہے۔ دراصل یہ خوبی تیری نہیں بلکہ تیرے پیدا کرنیوالے کی ہے۔ جسنے کہ اس دنیا کے کارخانہ میں ہر چیز تیرے آرام و آسائش کے لئے پیدا کی ہے۔ اور تیرے دل و دماغ میں ایسا قیمتی جوہر مخفی رکھا ہے۔ جسکے باعث تو اپنے سے بہت زیادہ جسیم ہستیوں کو اپنا فرمانبردار اور مطیع بنا کر ان پر حکومت کر سکتا ہے۔ اور ان سے بڑے بڑے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جسم اور طاقت کی بڑائی تیز عقل اور عمدہ جذبات کے آگے ایک پرکاہ کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ بے وقوف طاقتور کمزور دانا کے آگے مغلوب ہو جاتا

Digitized by Khilafat Library

ہے۔ لیکن آہ رے غافل انسان جس ہستی نے تجھکو یوں اشرف و اکمل بنایا ہے۔ اور دنیا کی ہر مخلوق پر تجھکو فوقیت دی ہے۔ تو اسی خالق اکبر کی یاد سے غافل اور دنیا ہی دھندوں میں مصروف رہتا ہے"

میرا دل اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے دریائے بے پایاں میں پھر لطف غوطے لگا رہا تھا۔ اور زبان حال سے دل ذاکر اور قلب شاکر عطا کرنیوالے کے حضور سر بسجود ہو رہی تھی۔ زبان پر یہ شعر بے اختیاری میں جاری تھا۔

گو حکم تیرے لاکھوں یاں ٹلتے رہے ہیں ہم
لیکن ٹلا نہ ہرگز دل سے خیال تیرا

آخر وہ اونٹوں کی قطار میری نظر سے اوجھل ہو گئی۔ اور میرے کان اس آوازِ جرس سے ناآشنا ہو گئے تو میں پھر اس چودھویں رات کے خوبصورت چاند کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور میں نے اس سے یوں خطاب کیا۔

اے بدر کامل! اس وقت کائنات کی تمام موجودات میں تیرا ہی چہرہ سب سے زیادہ خوبصورت اور منور نظر آرہا ہے۔ تیری چمک کے سامنے ستاروں کی محفل ماند پڑ گئی ہے۔ اور وہ شرمندہ ہو کر اپنا منہ چھپائے بیٹھے ہیں۔ تو خداوند کریم کی ایک کامل قندیل ہے۔ جس سے کہ سارا زمانہ روشن ہو رہا ہے۔ ظلمت کی طاقت نہیں۔ کہ تیرے سامنے ٹھہر سکے۔ جبتک تو ظاہر نہیں ہوا تھا۔ زمانہ میں تاریکی کا راج تھا۔ تیرا منہ دیکھنا ہی تھا۔ کہ ظلمت اپنا بوریا بستر گول کرکے بھاگتی ہوئی نظر آئی۔

اے چاند اے میرے پیارے اور خوبصورت چاند۔ میں بھی تیری طرح کمال کی خواہشمند ہوں میری بھی یہ آرزو ہے۔ کہ دنیا میں اپنے ہم جنسوں سے اسطرح فائق نظر آؤں جسطرح کہ محفل نجوم میں تو فائق ہے۔ اور میرے سایہ سے زمانہ کی تاریکیاں اسی طرح کافور ہو جاویں جسطرح کہ تیری چمک کے سامنے فرار ہوتی ہیں۔ ہاں! ہاں!! مجھے اس راز سے آگاہ کر اور ضرور کر۔ میری رہنمائی کر! دیکھ میں تیرا دامن پکڑونگی!! تجھے ایک قدم بھی بڑھنے نہ دوں گی!! جبتک کہ تو مجھے تسلی بخش جواب نہ دے اور میری پوری رہنمائی نہ کرے۔

میری اس قدر استدعا کو سنکر اس پرچشم شاہنشاہ شب نے میری طرف نظرِ عنایت سے دیکھا۔ اور میں بھی ہمہ تن گوش ہو کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔ پھر وہ یوں گویا ہوا۔

او کاملہ کائنات۔ تو اور مجھ سے درس کمال حاصل کرے۔ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ میں قیدی تو آزاد میں بے حس تو صاحب ادراک۔ میں مادہ تو روح میں بے جان تو جاندار۔ میں تہی دست تو حامل عقل و فہم میرا کمال تو اسی حد تک ہے۔ جو اس وقت تیرے پیش نظر ہے۔ لیکن تیرا کمال لامتناہی ہے۔ میرا دائرہ عمل یہی ہے جو تو ہر شب دیکھ رہی ہے۔ لیکن تیرا دائرہ عمل نہایت وسیع تو ترقی کرنے والی تو صاحب عقل و روشن ہستی جس کو خود خداوند کریم نے مجموعۂ کمالاتِ عالم کہا ہے۔ میں مجبور و لاچار اپنے فرض کا پابند میری یہ مجال ہی نہیں۔ کہ میں اس لائحہ عمل سے ایک قدم بھی باہر رکھ سکوں۔ جو کہ قانون

Digitized by Khilafat Library

قدرت نے میرے ذمہ لگایا ہے۔ لیکن تو اپنے نفس کی مالک و مختار ہے۔

دنیا کی ہر چیز کے آگے پیدائش عالم کے وقت اس خالق کل نے جوہر عقل پیش کیا لیکن سب نے ہی اسکے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ نادان ذات انسانی اس بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر ہمیشہ کے لئے ایک بھاری ذمہ واری کے نیچے دب گئی جس کے عطیہ میں اشرف المخلوقات اور مجموعہ کمالات عالم کے معزز لقبوں سے ملقب کی گئی۔

اب تو اس دنیا میں اپنی نیک و بد اپنے زوال و کمال کی خود ذمہ دار ہے۔ بس اے خود فراموش ہستی! تو مجھ سے کیا رہنمائی چاہتی ہے۔ تیری رہنمائی تو خود تیرے وجود میں موجود ہے۔ پس تو ہر ایک عقدہ کو اسی عطائے رحمانی کی ناخنوں سے وا کر۔ اپنے عقل و فہم کو علم کی روشنی سے جلا دے اور اپنے مقصد حیات کو سمجھ۔ اور صراط مستقیم پر چل۔ اور یاد رکھ اگر تو اس راستہ پر نہ چلیگی۔ اور مقصد حیات کو نہ سمجھیگی اور اس دنیا میں ملوث زندگی گذار کر چلی جائے گی۔ تو تباہ و خائب و خاسر ہو جائیگی۔ اور عاقبت میں تیرا درجہ دنیا کی ذلیل ترین مخلوق سے بھی نیچے ہوگا۔ پس تیرے لئے لازمی ہے۔ کہ دل کے شیشہ کو علم کی روشنی سے جلا دے۔ اس میں سے پہلے اپنے نفس کو پہچان اور پھر اپنے مقصد حیات کو پہچان۔ یعنی معرفت الہی حاصل کر

پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

میں تو ایک چاند ہوں اور میرا کمال یہی ہے۔ کہ سورج سے نور حاصل کرتا ہوں۔ اور زمین کو پہنچاتا ہوں۔ لیکن خالق اکبر نے تجھ میں وہ تمام صفات حسنہ جمع کر دی ہیں۔ جو تمام عالم اجرام میں فرداً فرداً پائی جاتی ہیں۔ پس تو خداوند کریم کی معرفت حاصل کر کے سورج کی طرح نور والے نور بن سکتی ہے۔ کہ تمام دنیا کی چیزیں تجھ سے روشنی حاصل کریں۔ اور زندگی پا دیں۔ پھر تو چاند کی طرح اس کامل کل سے روحانی نور حاصل کر کے دوسروں تک پہنچا۔ اور دن کی طرح روز روشن بنکر نیکی اور بھلائی کے راستے زمانہ کو دکھا۔ اور رات کی طرح تھکوں ماندوں کو آرام دیکر ہر ضعیف کی پردہ پوشی کر اور آسمان کی طرح ہر حاجتمند کو اپنے سایہ میں جگہ دیکر اپنے فیض کی بارشیں عین وقت پر ان پر برسا اور زمین کی طرح کمال انکسار کیساتھ ہر ایک چیز کی آسائش کے لئے بطور فرش ہو جا۔ اور طرح طرح کے پھل پھول ان کے لئے پیدا کر کے ان کی پرورش فرما۔ پھر تو مومن صادق اور انسان کامل بن جائیگی۔ اور اس کے صلہ میں حیات جاودانی تجھکو حاصل ہو گی۔ اور یہ دنیاوی موت تیرے لئے سبق فنا نہ ہو گی۔ بلکہ جسطرح پانی کا ایک قطرہ سمندر میں مل جاتا ہے۔ اسی طرح تیری ذات واحد میں واصل ہو جائیگی۔

جبتک چاند نے اپنی تقریر جاری رکھی میں عالم وارفتگی میں ایسے بیہوش و مدہوش بے حس و حرکت ہمہ تن گوش بنے کھڑی رہی لیکن جونہی اس کے مقدس الفاظ میرے کانوں میں ... آئے۔ تو میں نے آنکھ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔ چاند اپنے دور کی قریباً تمام منزلیں طے کر چکا تھا۔ اور اس کے چہرہ کی وہ چمک دمک مدھم

Digitized by Khilafat Library

پڑ چکی تھی۔ میں نے یہ حالت دیکھ کر عقیدت کے ہاتھ اٹھائے اور ادب سے سلام کو جھک گئی۔ آخر میرے دیکھتے ہی دیکھتے میرا ناصح مشفق مجھے درس عبرت اور سبق فنا دے گیا۔ کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ؎

(محترمہ افضل النساء بیگم از جوہی ضلع لاڑکانہ علاقہ سندھ)

عورتوں میں تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ عورتوں میں تعلیم کا رواج دینا نہایت مفید ہے۔ مگر معمولی تعلیم سے نہیں۔ بلکہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے فائدہ ہو گا۔ تعلیم یافتہ عورت مہذب شریف صفائی پسند بلند خیال خوش اخلاق راستباز رحم دل ہمدرد ہر ایک سے نیک برتاؤ کرنے والی نیکی اور بدی کو شناخت کرنیوالی۔ اپنے والدین۔ شوہر اپنی اولاد و دیگر رشتہ داروں کے حقوق کی حفاظت کرنے والی ہو گی۔

جو بچے ایک تعلیم یافتہ عورت کی گود میں پرورش پائیں گے۔ وہ اپنے وقت میں اعلیٰ پائے کے لوگوں میں شمار ہوں گے۔ چونکہ تعلیم یافتہ عورت اپنے منہ سے غیر مہذبانہ الفاظ نہیں نکالتی۔ جھوٹ نہیں بولتی۔ اور ہر قسم کی بری عادات سے نفرت کرتی ہے۔ بچے بھی یہی صفات حاصل کریں گے۔ بچے اپنی ماں کی ہر ایک بات کی نقل کرتے ہیں۔

تعلیم یافتہ عورت کی اولاد بھی ضرور تعلیم یافتہ ہی ہو گی کیونکہ ایک تو نسلی لحاظ سے بھی اس کے اندر تعلیم کا مادہ ہو گا۔ اور وہ اپنے والدین کی بلند خیالی کے اثرات لیکر پیدا ہو گی۔ دوسرے تعلیم یافتہ ماں کو علم کے نفع نقصان سے پوری واقفیت ہو گی۔ اس لئے وہ اپنے بچوں کو اس راستہ پر چلائیگی۔ جس پر چلکر وہ اعلیٰ تعلیم میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد زمین و آسمان میں عزت کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔ مگر جاہل عورتوں میں بلند خیالی اور ترقی کا مادہ چونکہ بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے بعض وقت وہ اپنی اولاد کو بجائے بلندی کیطرف لے جانے کے نیچے گرانے کی موجب ہو جاتی ہیں۔

تعلیم یافتہ عورتوں کی اولاد کی صحت بھی عموماً درست رہتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بچوں کو ہر وقت گندگی اور بدبو سے پاک صاف رکھتی ہیں۔ انکا بدن کپڑے۔ بستر صاف ستھرا ہوتا ہے۔ ان کی خوراک با انتظام اور مناسب ہوتی ہے۔ معمولی سی بیماری کی شکایت پر فوراً علاج شروع ہوتا ہے۔ جس سے بچوں کی صحت کو نقصان نہیں۔ بلکہ فائدہ پہنچتا ہے۔ بچے اپنی تمام قوتوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ جن بچوں کی صحت اچھی رہے۔ وہ عالی دماغ صاحب عقل ہوتے ہیں۔

تعلیم یافتہ عورت کی ہر جگہ اور ہر مجلس میں عزت ہو گی کیونکہ جو کلام اس کے منہ سے نکلیگا وہ پسندیدہ اور برجستہ ہو گا۔ غیر مہذب سوال کا جواب مہذبانہ اور جلد بازی کا جواب صبر سے ہو گا۔

تعلیم یافتہ عورت کا نمونہ دوسری عورتوں کیلئے بھی بابرکت ثابت ہوگا۔ اور اس کے علم اور نیکی کا اثر جاہل عورتوں پر پڑے گا جس سے ان کو معلوم ہوجائیگا کہ تعلیم انسان کو کامل انسان اور باخدا بنادیتی ہے۔

تعلیم یافتہ عورت اگرچہ غریب ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اسکا گھر یہی گواہی دیگا۔ کہ یہ گھر کسی اعلیٰ خاندان کا ہے۔ کپڑے۔ بستر۔ برتن مکان وغیرہ صاف اجلا ہوگا ہر ایک چیز اپنی اپنی جگہ ایسے طریق سے رکھی ہوگی۔ کہ خوبصورت معلوم ہو۔ اسکا کلام شریف زادیوں کیطرح ہوگا۔ الغرض ہر طرف خوبیاں ہی خوبیاں دکھائی دینگی جس سے دل میں خوشی اور فرحت پیدا ہوگی۔ مگر جاہل عورت کا گھر جاکر دیکھو اگرچہ وہ امیر اور صاحب دولت ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اس کا گھر یہی گواہی دیگا۔ کہ یہ کسی غریب کنگال کا گھر ہے۔ ہر طرف نحوست ہی نحوست ہوگی۔ مکان گندا اور ناصاف ہوگا۔ کپڑے۔ بستر۔ برتن اور بچے گندے ہوں گے۔ ہر ایک چیز بے ٹھکانہ پڑی ہوگی جس طرف دیکھو دل میں غم اور گھبراہٹ پیدا ہوگی۔

تعلیم یافتہ عورتوں کی اولاد دلیر۔ بہادر اور نیک ہوگی۔ کیونکہ تعلیم یافتہ عورت اپنے بچوں کو ایسے خیالات اور عادات سے دور رکھیگی۔ جن سے ان میں سستی بزدلی اور بدعملی پیدا ہو۔

جاہل عورت جب بیوہ ہوجاتی ہے۔ تو وہ اور اس کی اولاد در بدر پھرنے اور گداگری پر مجبور ہوجاتی ہے۔ کیونکہ ان کی آمدنی کا ذریعہ صرف مرد ہوتا ہے۔ مگر تعلیم یافتہ عورت اور اسکی اولاد خدا کے فضل سے کبھی ذلیل نہ ہوگی۔ اسکے پاس جو علم کا بے بہا خزانہ ہے اس سے کام لیکر وہ اور اس کے بچے ہمیشہ عزت کی زندگی بسر کریں گے۔ پس تعلیم یافتہ عورتیں قوم کی عزت اور ترقی کا موجب اور جاہل قوم کی تباہی اور ذلت کا موجب ہیں ۔

(علیمہ بیگم اہلیہ پیر حبیب احمدؐ صاحب مولوی فاضل قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتفاق

اتفاق کسے کہتے ہیں آپس میں میل ملاپ یعنی محبت پیار سے رہنے کا نام اتفاق ہے۔

اتفاق کے فوائد کہاوت مشہور ہے۔ کہ ایک اکیلا دو گیارہ یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ اگر آپس میں اتفاق ہو۔ اتفاق کی بدولت ہر قسم کی ترقی ہو سکتی ہے۔ اور دوسروں کو جرأت نہیں ہوتی کہ جہاں اتفاق ہو۔ وہاں کسی قسم کا بگاڑ پیدا کر سکیں۔ ایک دھاگے کو توڑنا آسان ہے۔ لیکن اگر بہت سے دھاگے لیکر ایک مضبوط ڈور بنائی جائے۔ تو پھر چاہے کتنی طاقت لگائی جائے۔ اس کا توڑنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اسلئے اگر کسی کنبے یا قوم میں باہم اتفاق ہوگا۔ تو انکی زندگی بڑے آرام اور سہولت سے گزریگی۔ غرضیکہ اتفاق کی بدولت ہر کام بڑی آسانی سے سرانجام ہو سکتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ترقی ہو سکتی ہے۔ جہاں اتفاق ہو

وہاں خدا بھی مدد کرتا ہے۔

جہاں نااتفاقی ہو گی وہاں آئے دن مصیبتیں ظہور پذیر ہوں گی۔ اور ہر طرح کے نقصان ہونگے۔ تواریخ کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ نااتفاقی کی بدولت قومیں اور ان کی سلطنتیں تباہ ہو گئیں۔ راجہ راون نے اپنی سلطنت اسی نااتفاقی کیوجہ سے کھودی۔ کورو پانڈو کی لڑائی سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ دریودھن نے اسی نااتفاقی کی بدولت اپنا خاندان تباہ کر دیا۔

ساس بہو کی نااتفاقی کیوجہ

چونکہ ساس اپنی بہو کو ہر وقت طنز آمیز باتیں کہتی رہتی ہے۔ اور طعنے بھی ایسے کہ جن کی اس بیچاری کو برداشت کی طاقت نہیں رہتی۔ (آخر برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے) اس لئے مجبور ہو کر بہو کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جسوقت وہ سامنے آتی ہے۔ تو اسکی مثال (جو کہ پنجابی میں ہے) "منہ توں لتھی لوئی - تے کی کریگا کوئی" والی حالت ہو جاتی ہے۔ یعنی جسوقت بہو نے غیرت کا پردہ اٹھا دیا۔ تو پھر ایک کی دس سناتی ہے۔ لڑتی تو آپس میں ہیں۔ نااتفاقی کی نوبت طرفین سمبندھیوں اور ہمسایوں تک ہے۔

اکثر سمبندھیوں میں شادی کے بعد نااتفاقی کی وجہ

ہر دو سمبندھیوں میں شادی کے بعد نااتفاقی کیوجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ ہر دو اطراف سے معمولی معمولی باتوں پر اعتراض اٹھائے جاتے ہیں۔ مثلاً لڑکے والوں سے جہیز کی کمی کا اعتراض ہوتا ہے۔ اگر جہیز کم نہ ہو تو ساس نندیں جہیز کو آپس میں بانٹنا چاہتی ہیں۔ جو کہ بہو کو ناگوار گزرتا ہے۔ اس لئے لڑائی ہو جاتی ہے۔ اور یہ چاہیئے بھی نہیں۔ کیونکہ اس کا جہیز اس کے والدین اُسے ملکیت کے طور پر دیتے ہیں۔ اور جو کچھ لڑکے والوں سے لڑکی کو ملتا ہے۔ وہ بھی تحفے کے طور پر دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ شادی کیوقت لڑکی کو جو زیورات پہناتے ہیں۔ بعد میں اتار لیتے ہیں۔ جو لڑکی کو بُرا معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ لڑکی والوں کو بھی غصہ آتا ہے۔ پھر دونوں اطراف سے ناراضگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اکثر گھرانوں میں دیکھا گیا ہے کہ لڑکی کے سسرال والے لڑکی کو نکال دیتے ہیں۔ جسکے باعث لڑکی کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ اور بیاہ کی خوشی غمی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

مستورات کی باہم نااتفاقی

مستورات کی باہم نااتفاقی کیوجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ عام عورتوں کا خاصہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ جسقدر محبت کرتی ہیں۔ ویسی دیگر متعلقین کے ساتھ نہیں کرتیں۔ بلکہ ہر کام میں ایک دوسری سے حسد کرتی رہتی ہیں۔ ماں یہ چاہتی ہے کہ اسکا بیٹا جو کچھ کما کر لاوے اسی کو دیدے۔ کیونکہ ماں کا اپنے لڑکے پر لڑکپن کی پرورش کا بڑا احسان ہوتا ہے۔ اسلئے وہ اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتی ہے۔ وہ یہ بالکل نہیں سوچتی کہ اس کی بہو نے بھی آخر اسی گھر سے کھانا ہے۔ اس کے ماں باپ نے اس کی شادی اسی لئے نہیں کی ہوتی۔ کہ ان کی شادی شدہ لڑکی انہی کے گھر سے کھائے اور ان کا داماد جو کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کما کر لادے اپنی ماں بہنوں کو دیدے - لڑکی چاہتی ہے - کہ اس کا خاوند اپنی کمائی اسے دیوے - اس لئے دوسرے متعلقین اس کے اس رویّے کو اچھا خیال نہیں کرتے اور بہت سی معمولی معمولی باتوں پر عورتوں میں تکرار ہوتا رہتا ہے - جو کہ نااتفاقی کا موجب بن جاتا ہے - اس کا تدارک اس طرح ہو سکتا ہے - کہ بہو اپنی ساس اور خسر کو اپنے والدین کی طرح سمجھے - اور ساس و خسر اس کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھیں - اس طرح کوئی جھگڑا نہیں ہو سکتا - ہر ایک کی ساس بُری نہیں ہوتی بعض اچھی ہوتی ہیں - اور ہمیشہ بہو کے ساتھ ماں کی طرح پیش آتی ہے - سچ ہے :-

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد
خُدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

(رابعہ بنت محمد حسین صاحب سب جج فیروز پور چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library

تلاوت قرآن شریف

ہر مسلمان کو تلاوت قرآن کریم ضرور کرنی چاہیئے - کیونکہ اس طرح اس کی نظر سے روزانہ بے شمار آیات - عقائد - احکام اخلاق وغیرہ کے متعلق گذرتی رہتی ہیں، اور وہ محرمات سے اجتناب کریگا - لیکن آجکل یہ حالت دیکھی جاتی ہے - کہ چونکہ آج کل لوگوں کے دلوں سے قرآن کریم کا خوف وغیرہ سب اٹھ گیا ہے - لہذا کئی گھروں میں عرصہ تک قرآنِ مجید نہیں کھلتا - یہی وجہ ہے - کہ آجکل مسلمان اس قدر قعرِ ذلت میں گرے ہوئے ہیں - اور غیر قوموں کے ہاتھ سے تنگ ہیں - لیکن برخلاف اس کے جب ہم ذرا تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالتے ہیں - تو معلوم ہوتا ہے - کہ حضرت نبی کریمؐ کے عہد میں لوگوں کی حالت مختلف تھی - وہ بلاناغہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور اس کی برکتوں سے متمتع ہوتے - قرآن شریف کی ایک ایک آیت سے ان کے دلوں پر گہرے نقوش ہوتے تھے - اور وہ اس کے خوف سے اکثر کانپتے رہتے تھے - صلح حدیبیہ میں حضرت عمرؓ نے بار بار حضرت نبی کریم سے سوال کیا - اور حضورؐ نے کچھ جواب نہ دیا - تو وہ دل میں بہت خائف ہوئے - کہ کہیں ان کے بارے میں کوئی آیت ہی نہ نازل ہو جائے - تھوڑی دیر کے بعد حضور علیہ السلام نے

حضرت عمر کو طلب فرمایا تو اور بھی گھبرائے - کہ بس آیت نازل ہو گئی - اب دیکھئے کیا ہو گا - آپ آئے تو حضور نے یہ آیت سنائی - انا فتحنا لک فتحا مبینا -

ایک بار حضور علیہ السلام نے فجر کی نماز کے بعد ایک قبیلہ کا نام لیکر فرمایا - کہ کیا اس قبیلے کے لوگ یہاں موجود ہیں - کچھ جواب نہ ملا تو حضور نے اپنی بات کا اعادہ فرمایا - آخر دیر کے بعد ایک شخص اٹھا حضور نے فرمایا - کہ پہلی بار میں کیوں نہ اٹھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ڈرا کہ کہیں ہمارے متعلق کوئی آیت تو نہیں نازل ہو گئی *

حضرت مالک بن ثعلبہ ایک دولت مند صحابی تھے - ایک دن حضرت نبی کریم اس آیت کی تلاوت فرما رہے

سنتے تھے۔ کہ

ان الذین یکنزون الذھب والفضۃ
ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم

تو حضرت مالک پر غشی طاری ہو گئی جب ہوش میں آئے تو حضرت کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہ آیت ان لوگوں کے لئے ہے جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں۔ ارشاد ہوا ہاں۔ یہ بولے۔ شام ہونے تک مالک کے پاس ایک درہم اور دینار نہ ہوگا۔ اور شام تک انہوں نے سب دولت خیرات کر دی۔

اسی طرح جب آیت ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ۔ تو صحابہ بہت گھبرائے ہوئے حضور علیہ السلام کے پاس آئے اور فرمایا۔ کہ حضور نماز۔ جہاد۔ صدقہ۔ روزہ۔ وغیرہ کی تو طاقت رکھتے ہیں۔ مگر اس آیت کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اس کے بعد آیت نازل ہوئی۔

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔

اسلام سے قبل عورتیں عرب میں دوپٹے بہت بے پروائی سے اوڑھا کرتی تھیں جس سے سینہ اور سر وغیرہ اکثر کھلا رہتا تھا۔ اس پر جب یہ آیت نازل ہوئی

ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن

تو اس کا یہ اثر ہوا۔ کہ عورتوں نے اپنے تہبند اور دیگر کپڑے وغیرہ پھاڑ کر دوپٹے بنائے۔ اور اپنے آپکو سیاہ چادروں میں ڈھانپ لیا۔

صحابہ کرام قرآن شریف کو نہایت اعلیٰ آواز سے پڑھتے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری بہت ہی خوش الحان تھے ایک روز تلاوت کر رہے تھے۔ حضور نے سن لیا۔ تو فرمایا۔ یہ کون ہے۔ کسی نے عرض کی ابو موسیٰ اشعری ہیں تو ارشاد ہوا۔ کہ ان کو نغمہ داؤدی عطا کیا گیا ہے۔ نہ صرف حضرت ابو موسیٰ اشعری بلکہ ان کے قبیلے کے تمام لوگ بہت خوش الحان تھے۔ رسول اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب رات کو قبیلہ اشعری کے لوگ آتے ہیں۔ تو میں ان کی آواز سے ہی ان کے جائے قیام کو پہچان لیتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عبدالرحمن بن سائب بھی بہت خوش الحان تھے۔ ایک دن حضرت سعد بن وقاص ان کے پاس آئے۔ اور کہا کہ میں نے سنا ہے۔ کہ تم قرآن بہت خوش الحانی سے پڑھتے ہو۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ قرآن غم کے لئے نازل ہوا ہے۔ اسلئے جب پڑھو تو روؤ۔ اور اگر نہیں روتے تو رونی صورت بناؤ۔ اور ان کو خوش الحانی سے پڑھو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جبتک تلاوت قرآن سے فارغ نہ ہو جاتے کسی سے بات چیت نہ کرتے تھے۔

بہت سے صحابہ کرام کو قرآن شریف حفظ تھا۔ مندرجہ ذیل اصحاب نے حضور علیہ السلام کی حیات میں ہی حفظ کر لیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ حضرت ابو ایوبؓ۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ۔ حضرت معاذ بن جبلؓ۔ حضرت زید بن ثابتؓ۔ حضرت ابو زیدؓ۔ حضرت سالمؓ۔ حضرت ابو الدرداءؓ

دیوالی

جس طرح دسہرہ ۔ ہولی ۔ اور لوہڑی اہل ہنود کے تہوار ہیں ۔ اسی طرح دیوالی بھی ہندوؤں کا تہوار ہے جب راجہ رامچندر جی ۱۴ برس کے بن باس کے بعد اپنے شہر میں واپس آئے ۔ تو اہل شہر نے خوشی کے طور پر اپنے گھروں میں چراغ جلائے ۔ یہ رسم اس وقت سے چلی آتی ہے ۔ اور اس کا نام دیوالی ہے ۔ اس دن ہندو خوشیاں مناتے ہیں ۔ مٹھائیاں کثرت سے کھاتے اور چراغ جلاتے ہیں ۔ گویا تہوار کے دن ہندو ایسی خوشیاں مناتے ہیں ۔ جیسا کہ مسلمان عید کے دن خوشیاں مناتے ہیں ۔ لیکن اس رات کو ہندو کثرت سے جوا کھیلتے ہیں ۔ اور اس امر کو ثواب قرار دیتے ہیں ۔ ان کی دیکھا دیکھی ۔ بعض مسلمان جو صرف نام کے ہی مسلمان ہوتے ہیں ۔ اور دراصل اسلام جن سے اٹھ جاتا ہے ۔ جوا کھیلتے ہیں ۔ حالانکہ اسلام میں چند ان بری عادتوں کو تاکید اً روکا گیا ہے ۔ مثلاً جوا ۔ چوری ۔ دھڑا وغیرہ کی اسلام اجازت نہیں دیتا ۔ اس تہوار کے دن ہندو اپنے گھروں میں سفیدی کراتے ہیں ۔ اور صفائی سے اپنے گھروں کو سجاتے ہیں ۔ نیز اس تہوار پر بڑے بڑے شہروں میں میلے لگتے ہیں ۔ خاص کر امرتسر میں اس تہوار پر ۱۶ دن مویشیوں کی منڈی لگتی ہے ۔ تمام پنجاب کے ادنے سے لیکر اعلیٰ تک جانور یہاں فروخت کے لئے آتے ہیں ۔ مثلاً گھوڑے ۔ اونٹ ۔ گدھے ۔ خچریں ۔ بکریاں ۔ بھیڑیں ۔ بھینس ۔ گائے ۔ بیل وغیرہ یہاں فروخت کے لئے آتے ہیں ۔ بڑے بڑے ساہوکار تاجر دور دراز کے شہروں سے خریدنے کے لئے آتے ہیں ۔ اور تمام ہندوستان میں دیوالی کا یہی میلہ قابل دید ہوتا ہے ۔ نیز ہندوستان کے بعض حصوں میں مثلاً بنگال اور مدراس میں مختلف طریقوں سے دیوالی مناتے ہیں ۔ وہ لوگ چراغ بھی جلاتے ہیں ۔ اور کالکا دیوی کی پوجا بھی اسی رات کرتے ہیں ۔ اور برہما میں دیوالی بڑے شوق سے نہیں منائی جاتی ۔ بعض ہندو عورتیں جن کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوتی ۔ دیوالی کی رات ۔ مڑیوں پر مٹھائیاں اور پیسے بتاشے چڑھاتی ہیں ۔ جادو تعویذ کرتی ہیں ۔ اور جوہڑوں میں بیٹھکر نہاتی ہیں ۔ یہ تمام ہتھکنڈے اولاد کے لئے بناتی ہیں ۔ دیوالی کے دنوں پر چوری اور ڈاکہ زنی بھی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ امرتسر کی منڈی میں بڑے بڑے قیمتی جانور آتے ہیں اور فروخت ہو کر باہر بھی جاتے ہیں ۔ اس لئے لڑکوں پر ڈاکے پڑتے ہیں ۔ یہ تہوار ہر سال دسہرے کے بیس دن بعد منایا جاتا ہے ✦

(محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت مرزا احمد بیگ صاحب ناظم ٹیکس انسپکٹر)

Digitized by Khilafat Library

اعانت مصباح

میں نے ایک روز مصباح کا ایک خریدار بنایا جب میں لکھنے لگا تو میرے خیال میں آیا مجھے بذات خود کچھ مدد کرنی چاہیئے تاکہ دعا کیلئے آپکو اور تمام بہی خواہان مصباح کو بھی تحریک ہوجائے میں نے لکھدیا کہ میں بھی دو روپے بھیجنا چاہتا ہوں ۔ پھر میں نے سوچا کہ رقم

گل ہوں گے مجمد کے بعد سے ڈیڑھ بجے تک جو آمدنی ہو [illegible] مصباح کی قیمت [illegible] چار [illegible] آنے گئے ۔ یہ جمعہ کے [illegible] بعد بھی کچھ آمد ہوئی جس سے چار روپے پونے سات آنے بنے (للعیر) لہذا یہ رقم بصورت ٹکٹ روانہ ہے قبول کیجئے مصباح فنڈ کیلئے ۔ اور اپنی دعاؤں میں روزانہ یاد رکھیں تو نوازش ہوگی ✦ (راقم ابو الفضل محمود اکاڈمی کراچی)

جستجو

مولا کہاں ہے تو مجھے تیری تلاش ہے

یہ ایک مقدس صبح تھی۔ پچھلی رات کا وقت تھا پرندے خاموش تھے۔ چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ نسیم بہاری اپنے محبوبانہ انداز سے خراماں تھی۔ آسمان پر ایک خاص چمک تھی۔ اس چمک کا راز کوئی انسان معلوم نہیں کر سکتا۔ ٹھیک اسی وقت وہ تمہاری جستجو میں سربسجود تھا۔ ابھی تک اسکا سر جھکا ہوا تھا۔ اے مالک تم اس وقت میرے نزدیک ہو اب صبح صادق کے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں۔ آسمان مسکرا رہا ہے۔ اس کے تبسم ریز عکس سے روشنی ہونے لگی ہے۔ کوئل نے اپنا درد ناک راگ چھیڑا ہے۔ یہ تمہاری جلوہ نمائی کا وقت تھا۔ فرشتوں نے تمہاری آمد پر خوش آمدید نہایت مسرت افزا الفاظ میں ادا کی۔ شاید ملائک کی مسکراہٹ کی نقل آسمان نے کی ہے۔ وہ تم کو خلوص دل سے پکار رہا ہے اے معبود تم اس بے گناہ ہستی کی پکار سنو۔ جو تمہارے تسلی آمیز الفاظ سننے کے لئے بیقرار ہے۔

یاد ہے اے مالک جب کوئی پچھلی رات کو اجب تمام انسان خواب غفلت میں محو تھے تمہاری جستجو تمہاری تلاش میں نکلا تھا۔ اور خلوص دل سے پکار رہا تھا۔ تم نے اسکی پکار سنی اور محبت بھرے فقروں میں اس کو تسلی دی۔

اے حقیقی معبود۔ تمہارے محبت بھرے الفاظ سے اس بے گناہ ہستی کی تسلی ہوئی اب اس نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا۔ اس کے چہرہ پر خوشی کی نورانی چمک کیوں نہ ہو۔ تمہاری تلاش تمہاری جستجو کا ٹھیک یہی وقت ہے۔ یہ ایک مقدس صبح تھی جبکہ ایک بے گناہ ہستی کی دعا کو شرف قبولیت بخشا گیا۔ والسلام

(محترمہ ایف۔ بی۔ نسیم۔ ڈیرہ غازیخاں)

Digitized by Khilafat Library

چندہ مسجد لنڈن

چند در چند وجوہات کے باعث چندہ مسجد لنڈن بھیجنے میں مجھے دیر ہو گئی۔ اور میں نے خیال کیا کہ مجھے اس تاخیر کا کچھ نہ کچھ ازالہ سوچنا چاہیئے۔ لہذا سب سے پہلے مجھے اپنے بچوں میں اس نیک تحریک کو پیش کرنا چاہیئے تا بچپن ہی سے دین و مذہب کے کاموں میں انکو حصہ لینے کی عادت پیدا ہو۔ چنانچہ جب میں نے بچوں کو سمجھایا تو انہوں نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔ جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

عزیزی محمد عثمان عمر ۱۲ سال ۵ روپیہ عزیزہ جمیلہ سلطان عمر ۱۰ سال ۴ روپیہ عزیزہ عطیہ رحمان عمر ۸ سال ۲ روپیہ عزیزہ فرخندہ جبیں عمر ۶ سال ایک روپیہ ثریا جبیں عمر ۳ سال ایک روپیہ بچوں کا کل چندہ تیرہ روپے میری ہمشیرہ روشن اختر دو روپے عاجزہ راقم الحروف دس روپے کل ۲۵ روپے خانگی چندہ۔ جب یہ تحریک کامیاب ہو چکی تو میرا کچھ اور بھی حوصلہ بڑھا۔ میں نے سوچا اس تاریک شہر جموں میں بعض ایسی شریف النفس ہستیاں بھی ہیں کہ اگر میں ان کے آگے اس تحریک کو پیش کروں تو باوجود ہماری جماعت میں نہ ہونے کے وہ بخوشی اس کار خیر میں حصہ لینگے چنانچہ اس تحریک کو ایک کاغذ پر لکھ کر تین گھروں میں بھیجا چنانچہ حاجی کمال الدین صاحب نے ۵ روپے اہلیہ سید عبداللہ شاہ صاحب نے ۲ روپے غلام مقبول بنت سید عبدالشکور صاحب عمر ۵ سال نے ایک روپیہ دیا کل آٹھ روپے وصول ہوئے چنانچہ ۳۳ روپے کا منی آرڈر حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں ارسال کر دیا گیا ہے "یہ سچ ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے" (راقمہ افضل النساء بیگم از جموں)

Digitized by Khilafat Library

فہرست بقایاداران

جن خریداران مصباح سے ۱۹۳۱ء یا اس کے کسی حصے کا چندہ نہیں آیا۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ مہربانی کر کے اپنے اپنے ذمے کا بقایا اور پیشگی چندہ ۱۹۳۲ء جلسہ سالانہ پر ادا فرمائیں ورنہ جلسہ کے بعد ان کو بھی وی پی ہوں گے اور ۱۹۳۲ء کی قیمت پیشگی وصول کرنے کیلئے بھی سب خریداران مصباح کو وی پی ۱۵ جنوری کا پرچہ ہو گا۔

۱۰ عبدالرحمن صاحب دسمبر ۳۰ء
۱۸ ملک گل محمد صاحب ״
۲۰ سکرٹری لجنہ اماءاللہ ״
۳۲ صفیہ بی بی صاحبہ ״
۲۷ حمیدہ خاتون ״ ״
۴۸ محمد شریف صاحب ״
۴۵ سکرٹری لجنہ اماءاللہ مئی ۳۱ء
۴۹ اہلیہ شیخ عبدالرحمن سیالکوٹی دسمبر ۳۰ء
۵۷ عبدالعزیز فیروز الدین ״
۸۲ سید علی احمد صاحب ״
۸۳ ڈاکٹر شاہنواز ״ ״
۸۴ محمد افضل ״ ״
۹۶ اہلیہ ابراہیم ״ جون ۳۱ء
۱۰۹ زینب ״
۱۱۷ اہلیہ سردار کرم داد خاں دسمبر ۳۰ء
۱۲۲ اہلیہ عبدالغفور صاحب ״
۱۲۳ امۃ الرشید ״

۱۳۷ اہلیہ عبدالرحیم صاحب دسمبر ۳۰ء
۱۴۲ حکیم عبدالعزیز ״ ״
۱۶۸ اہلیہ میر محمد اسحاق ״ ״
۱۷۰ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ״
۱۷۵ فضلداد صاحب ״
۱۷۶ کریم بی بی صاحبہ ״
۱۸۱ صفیہ بیگم ״ ״
۲۰۴ مبارک اسمٰعیل صاحب ״
۲۱۵ عبدالواحد ״ ״
۲۲۵ مسعود احمد رشید صاحب ״
۲۳۹ محمودہ بیگم صاحبہ ״
۲۴۸ جنیبہ خاتون ״ ״
۲۵۱ اہلیہ بہادل شاہ جون ۳۱ء
۲۶۳ اہلیہ شیخ محمد ابراہیم علی ستمبر ۳۱ء
۲۶۶ محمد یوسف صاحب دسمبر ۳۰ء
۲۶۷ حکیم ابو طاہر محمد احمد صاحب ״
۲۷۱ اہلیہ حافظ عبدالسلام ״

۲۸۰ شریف بیگم صاحبہ دسمبر ۳۰ء
۲۹۲ عظمت بی بی ״ ״
۲۹۷ سید تبارک حسین صاحب ״
۲۹۸ اہلیہ فضل الدین ״ ״
۳۰۳ عبدالقدوس ״ ״
۳۲۵ والدہ صلاح الدین ״ ״
۳۲۷ سردار بیگم صاحبہ ״
۳۳۰ اہلیہ محمد ایوب صاحب ״
۳۳۹ سید محمد اشرف ״ ״
۳۵۳ غلام حیدر ״ ״
۳۶۴ سیدہ شوکت صاحبہ ״
۳۸۳ والدہ عبدالحی ״ ״
۳۸۶ نذر محمد صاحب جنوری ۳۱ء
۴۰۰ ش م فتح معز غلام محی الدین فروری ۳۱ء
۴۳۲ محمد عبدالغفور صاحب ״
۴۶۵ محمد طفیل صاحب مئی ۳۱ء
۴۶۸ محمودہ مبارکہ بیگم فروری ۳۱ء
۴۷۰ عبداللہ بیگم صاحبہ ״
۴۷۹ اہلیہ عبدالغنی خان صاحب مارچ ۳۱ء
۵۰۱ سید عبدالمجید ״
۵۳۵ محمد اقبال ״ اپریل ۳۱ء
۵۳۶ عزیز اللہ شاہ مارچ ۳۱ء
۵۳۷ محمد عالم صاحب اپریل ۳۱ء
۵۴۳ عظمت خاتون ״
۵۵۰ اہلیہ مختار نبی صاحب ״
۵۵۳ محمد علی ״ اکتوبر ۳۰ء

۵۷۳ اہلیہ محمد شریف صاحب جون ۳۱ء
۵۷۶ اے ڈی پال برہمس ״
۵۹۹ فاطمہ بی بی صاحبہ ״
۶۱۴ محمد امین فضل کریم صاحب جولائی ۳۱ء
۶۱۵ سعیدہ بنت علی اختر ״
۶۳۰ عطا محمد صاحب ستمبر ۳۰ء
۶۳۳ فیض احمد صاحب ستمبر ۳۱ء
۶۳۷ عطاءاللہ ״ ״
۶۵۲ سید ارتضا علی ״
۶۵۵ مرزا محمد علی ״ اکتوبر ۳۱ء
۶۵۶ زیدہ آپی بنت پیر محمد شاہ ״
۶۶۵ آمنہ بیگم صاحبہ ״
۶۷۶ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب ״
۶۸۵ اہلیہ رحمۃ اللہ دسمبر ۳۰ء
۷۱۰ ک بیگم صاحبہ ״
۷۳۴ امان اللہ صاحب ״
۷۶۷ اہلیہ محمد حفیظ ״ ״
۷۸۹ پیر محمد زمان شاہ اپریل ۳۱ء
۷۹۵ میر حمید اللہ صاحب اکتوبر ۳۱ء
۷۹۶ اہلیہ ابو شاہ صاحب اپریل ۳۱ء
۸۰۳ کریم بخش صاحب اکتوبر ۳۱ء
۸۱۵ ایم ایچ مرغوب اللہ ستمبر ۳۰ء
۸۱۶ صاحبزادی بیگم صاحبہ اپریل ۳۱ء
۸۱۸ اہلیہ صاحبہ ڈپٹی مفتا خاں صاحب اکتوبر ۳۱ء
۸۲۰ اہلیہ عبدالعزیز صاحب مئی ۳۱ء
۸۳۲ رشیدہ بنت محمد حسین صاحب دسمبر ۳۰ء

۸۵۴ پروفیسر محمد صاحب جولائی ۳۱ء
۸۶۲ حمیدہ صاحبہ اگست ۳۱ء
۸۶۵ بخانہ ڈاکٹر یعقوب خاں صاحب ستمبر ۳۱ء
۸۶۶ امۃ اللہ بیگم صاحبہ 〃
۸۷۲ اہلیہ پیر نذیر احمد صاحب اکتوبر ۳۱ء
۸۷۵ 〃 شمس الدین 〃 ستمبر ۳۱ء
۸۷۶ چوہدری نظیر حسن 〃 〃
۸۷۷ رشیدہ بیگم صاحبہ اکتوبر ۳۱ء
۸۷۸ حمیدہ بیگم 〃 ستمبر ۳۱ء
۸۸۵ غلام حسین صاحب اکتوبر ۳۱ء
۸۸۸ امارت النساء اکتوبر ۳۱ء
۹۱۴ ایم اے بیگم صاحبہ جولائی ۳۱ء
۹۱۷ امیر بیگم صاحبہ اگست ۱۹۳۱ء
۹۲۵ بخانہ عبدالخالق صاحب فروری ۳۱ء
۹۳۵ محمد حسین صاحب اپریل ۳۱ء
۹۵۱ محمد الیاس صاحب مئی ۱۹۳۱ء
۹۵۷ پیر کرم شاہ صاحب 〃
۹۶۰ اہلیہ میاں چوہدری عبداللہ خاں صاحب جون ۳۱ء
۹۶۴ غلام محی الدین صاحب 〃
۹۶۵ محمد عبدالرحیم 〃 〃
۹۶۶ نور الٰہی صاحب جولائی ۳۱ء
۹۷۳ عبدالسلام صاحب اگست ۳۱ء
۹۷۵ نصرت النساء 〃
۹۷۷ اہلیہ ایوب خان 〃
۹۸۰ 〃 محمد الدین ہاشمی ستمبر ۳۱ء
۹۸۱ 〃 محمد الدین ستمبر ۳۱ء

۹۸۲ عطاء اللہ صاحب اکتوبر ۳۱ء
۹۸۳ میاں غلام رسول 〃 اکتوبر ۳۱ء
۹۸۴ اہلیہ عبدالمجید 〃
۹۸۵ ہیڈ ماسٹر گرلز سکول سیالکوٹ اکتوبر ۳۱ء
۹۹۰ علیمہ بیگم صاحبہ مارچ ۳۱ء
۹۹۵ اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب دسمبر ۳۰ء
۱۰۰۷ 〃 سراج الدین 〃 〃
۱۰۰۹ انجمن آرا بیگم صاحبہ مئی ۳۱ء
۱۰۱۵ اہلیہ صوفی عبدالغفور صاحب دسمبر ۳۰ء
۱۰۲۰ 〃 امیر محمد خاں صاحب 〃
۱۰۲۸ مبارکہ بی بی صاحبہ جنوری ۱۹۳۱ء
۱۰۲۹ بنت جلال خاں صاحب دسمبر ۳۰ء
۱۰۳۸ زبیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ 〃
۱۰۴۷ رحیم بخش صاحب اگست ۱۹۳۱ء
۱۰۴۹ والدہ بشیر احمد 〃 فروری ۳۱ء
۱۰۵۰ اہلیہ چوہدری عزیز اللہ صاحب 〃
۱۰۵۵ نذر محمد صاحب 〃
۱۰۵۶ اہلیہ صاحبہ فضل الرحمن حکیم ستمبر ۳۱ء
۱۰۵۷ بخانہ محمد الدین صاحب مارچ ۳۱ء
۱۰۵۸ اہلیہ ڈاکٹر حبیب الحسن صاحب 〃
۱۰۶۲ رفیقہ بیگم صاحبہ 〃
۱۰۶۳ غلام حیدر صاحب 〃
۱۰۶۴ آمنہ بیگم صاحبہ 〃
۱۰۶۶ اندرون خانہ آغا تاج محمد صاحب ۳۱ء
۱۰۶۸ مولوی ابوالہاشم صاحب 〃
۱۰۷۴ غلام فاطمہ صاحبہ مئی ۳۱ء

۱۰۷۵ استانی منیر بیگم صاحبہ مئی ۳۱ء
۱۰۷۷ محمد فاضل صاحب 〃
۱۰۸۲ ام ب بنت شمشیر علی صاحب 〃
۱۰۸۵ اہلیہ بابو محمد امین 〃
۱۰۸۷ مسز شکور صاحبہ 〃
۱۰۸۹ اہلیہ نعمت اللہ صاحب 〃
۱۰۹۰ چوہدری محمد یوسف 〃 جون ۳۱ء
۱۰۹۱ بتول خانم 〃
۱۰۹۳ دوست محمد محمد اسلم جولائی ۳۱ء
۱۰۹۸ امام الدین صاحب اگست ۳۱ء
۱۰۹۹ اہلیہ ماسٹر غلام محمد 〃 جولائی ۳۱ء
۱۱۰۱ شیخ عبداللہ صاحب جنوری ۳۱ء
۱۱۰۲ اہلیہ خلیل الرحمن 〃 اگست ۳۱ء
۱۱۰۳ امۃ الحفیظ ستمبر ۳۱ء
۱۱۰۵ زینب بی بی 〃
۱۱۰۶ اہلیہ میر ہاشم علی صاحب اگست ۳۱ء
۱۱۰۷ عبدالحمید صاحب 〃
۱۱۰۹ ڈاکٹر حکیم اللہ صاحب 〃
۱۱۱۰ ایچ ایم سابجی ستمبر ۱۹۳۱ء

۱۱۱۱ خدیجہ بیگم صاحبہ فروری ۳۱ء
۱۱۱۲ آمنہ خاتون صاحبہ ستمبر ۳۱ء
۱۱۱۳ رمضان ولد تاج الدین 〃
۱۱۱۴ عائشہ بیگم صاحبہ 〃
۱۱۱۵ آمنہ بیگم 〃 مارچ ۳۱ء
۱۱۱۶ عائشہ بیگم 〃 ستمبر ۱۹۳۱ء
۱۱۱۷ عبدالرحمن صاحب 〃
۱۱۱۹ عبدالعزیز 〃 اکتوبر ۳۱ء
۱۱۲۱ آغا محمد محفوظ 〃 ستمبر ۳۱ء
۱۱۲۲ احسان بوٹ ہاؤس اپریل ۳۱ء
۱۱۳۸ محمد حنیف صاحب مئی ۳۱ء
۱۱۴۴ اہلیہ خان محمد 〃 جون ۳۱ء
۱۱۴۶ امۃ الحمید صاحبہ 〃
۱۱۵۰ بخانہ مولوی محمد اکبر صاحب 〃
۱۱۵۲ لالعہ بی بی صاحبہ جولائی ۳۱ء
۱۱۵۵ اہلیہ صاحبہ ماسٹر علی محمد صاحب جون ۳۱ء
۱۱۵۹ ناظر بی بی صاحبہ مارچ ۳۱ء
۱۲۰۱ حمیدہ بیگم صاحبہ 〃

سنگِ مرمر کے کتبے

Digitized by Khilafat Library

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل - اور حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ کے مزارات مبارک پر سنگ مرمر کے کتبے ۷ر دسمبر کو نصب کر دیئے گئے۔